آبِ زمزم جس مقصد سے پیا جائے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔ (الحدیث)

آبِ زمزم

اِیمان والوں کے لئے عظیم تحفہ







مؤلف

حضرت مولانا محمد امیر علوی صاحب مدظلہ

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراتشی پاکستان

شاگردِ رشید

امام المحدثین شیخ الحدیث

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ

بانی جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۳/۳ اے بگ پلاٹ

شاہ فیصل کالونی، کراچی

0300-2202937

آب زمزم جس مقصد سے پیا جائے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے (الحدیث)

آبِ زمزم

اِیمان والوں کے لئے عَظیم تُحفہ

مؤلف

حضرت مولانا محمد امیر علوی صاحب دامت برکاتہم

فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

شاگرد رشید

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ

۳/ ۲۳، اے بگ پلاٹ، شاہ فیصل کالونی۔ کراچی

0300-2202937

نعت

زہے مقدر حضور حق سے سلام آیا پیام آیا
جھکاؤ نظریں بچھاؤ پلکیں ادب کا اعلیٰ مقام آیا

یہ کون سر سے کفن لپیٹے چلا ہے الفت کے راستے پر
فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں یہ کون ذی احترام آیا

فضا میں لبیک کی صدائیں ز فرش تا عرش گونجتی ہیں
ہر ایک قربان ہو رہا ہے زباں پہ یہ کس کا نام آیا

یہ راہ حق ہے سنبھل کر چلنا یہاں ہے منزل قدم قدم پر
پہنچنا در پر تو کہنا آقا سلام لیجئے غلام آیا

یہ کہنا آقا بہت سے عاشق تڑپتے سے چھوڑ آیا ہوں میں
بلاوے کے منتظر ہیں لیکن نہ صبح آیا نہ شام آیا

دعا جو نکلی تھی دل سے آخر پلٹ کر مقبول ہو کر آئی
وہ جذبہ جس میں تڑپ تھی سچی وہ جذبہ آخر کو کام آیا

خدا تیرا حافظ و نگہباں او راہ بطحا کے جانے والے
نوید صد انبساط بن کر پیام دار السلام آیا

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آب زمزم پر ایک نظر

مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ اپنی شہرہ آفاق کتاب المسمی ''تاریخ اسلام'' میں چاہِ زمزم کے موضوع پر یوں رقم طراز ہیں کہ:

بی بی ہاجرہ کو کچھ خبر نہ تھی کہ ابراہیم علیہ السلام کس کوشش و پنج میں گرفتار اور کس قسم کے حکم کا انتظار کر رہے ہیں، یہاں تک کہ خلیل اللہ نے ان کو مع ان کے شیر خوار بچہ کے ایک سنسان جنگل میں لا بٹھایا جہاں کوسوں آدمی کیا معنی، چٹیل میدان بے آب و گیاہ ہونے کے سبب کسی چرند یا پرند کا گذر بھی کبھی کبھی محض اتفاقیہ ہو جاتا تھا۔

وہ ہو کا میدان یہی مقام ہے جہاں اب خانۂ کعبہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً موجود اور کل سطح زمین کی فرماں بردار مخلوق کا مرجع اور معبد بنا ہوا قائم ہے جس کی موجودہ رونق نے اس پچھلی وحشت ناک حالت کو قریب قریب بالکل نسیاً منسیا بنا دیا ہے۔

یہ لمبا چوڑا جنگل جس میں بی بی ہاجرہ اپنے ہونہار بچہ کو چھاتی سے لگائے ہوئے اتری تھیں، ایسا بھیانک اور خوف ناک منظر تھا جس میں تنہا رہنا بڑے دل جگرے کا کام تھا، کوسوں آدمی کی آواز کا نہ سنائی دینا، میلوں سبز گھاس یا سایہ دار درخت کا نظر نہ آنا اور کسی جانب پانی یا چشمے کی سرسراہٹ کا محسوس نہ ہونا اس وحشت کو اور زیادہ کئے دیتا تھا جو اس تنہائی میں یہاں رہنے والے کو پیش آنی تھی۔

حضرت ابرہیم علیہ السلام نے اپنے دل کو سنبھالا اور نہایت صبر و استقلال سے ماں بیٹوں کو ریت پر بٹھا کر رخصتی کی نظر ڈالی، آسمان کی جانب نظر اٹھا کر کہا کہ: بارِ الٰہا! تیرا بندہ

اپنے نورِ نظر اور اس کی بیکس ماں کو اس بے آب و گیاہ سنسان میدان میں تنہا چھوڑے جاتا ہے، ان بیکسوں کا تو ہی والی اور سنبھالنے والا ہے تو میری ظاہری اور باطنی حالت سے خوب واقف ہے اور تو ہی خوب جانتا ہے کہ یہ عجیب واقعہ کیوں اور کس مصلحت سے واقع ہوا ہے، تو علّام الغیوب اور روزی رساں ہے۔ ان کمزور بندی کی حمایت، ان قابلِ رحم ضعیف جسموں کی پرورش اور ان پریشان صورتوں کی حفاظت تیرے ذمہ ہے تو ہی ان کا کفیل ہے اور تو ہی ان کا کارساز۔

یہ کہہ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک تھیلی جس میں تھوڑے سے چھوارے تھے اور ایک چھوٹا سا مشکیزہ پانی کا حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے ہاں رکھ کر واپس ہونے کے ارادے سے منہ پھیر لیا۔ بی بی ہاجرہ کو اب تک خبر نہ تھی کہ یہ کیا معاملہ ہے جب اپنے شوہر کو جاتے دیکھا تو دوڑ کر دامن کو پکڑ لیا اور نہایت حیرت انگیز آواز سے کہا کہ: ہم بے کسوں کو تنہا کس پر چھوڑتے اور تم ہم سے خفا ہو کر کہاں جاتے ہو؟

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے دل پر اس کلام کے سننے سے جو کچھ چوٹ لگی ہوگی اس کا اندازہ وہی طبیعتیں کر سکتی ہیں جو درد آشنا ہوں، لیکن ابراہیم علیہ السلام کا دل وہ دل نہ تھا جو اللہ کے مقابلے میں اپنے یا اپنے لڑکے کی جان کو عزیز سمجھے یا امتحان کے وقت کچھ ہراس اور ملال کا اظہار کرے۔ اس لئے نہایت استقلال کے ساتھ جواب دیا کہ:

ہاجرہ! میں تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور خوب سمجھ لو کہ جو کچھ کر رہا ہوں حق تعالی کے حکم سے کر رہا ہوں، جس کے قبضہ قدرت میں ابراہیم کی جان ہے۔

بی بی ہاجرہ نے یہ سن کر فوراً دامن چھوڑ دیا اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام وہاں سے روانہ ہوئے۔ تاہم جب تک ابراہیم علیہ السلام نظر آتے رہے، بی بی ہاجرہ کی ٹکٹکی اسی جانب بندھی رہی، لیکن بُعد مسافت نے ہاجرہ کی نظر کو تھکا دیا اور حضرت خلیل اللہ نگاہ سے اوجھل ہو گئے تو اب وہ نظر شیر خوار بچہ پر پڑی جس کی بے کسی و بے بسی کھلی ہوئی حیرت زدہ آنکھوں سے ظاہر

ہورہی تھی۔ایک بچہ جونور کا مجسّم پتلا تھا،اپنی ماں کوتک رہا تھااور ماں بچہ کودیکھ رہی تھی۔

اب بی بی ہاجرہ کے چہرہ پر اطمینان وسکون کے آثار نمودار ہوچکے تھے جو اپنے مہربان پروردگار پر جان فدا کرنے والے بندے کے چہرے پر شہید ہوتے وقت نمودار ہونے چاہئیں۔غرض ہاجرہ نے تھیلی کھولی اور چند چھوہارے کھا کر مشکیزہ میں رکھے ہوئے پانی سے سوکھے لب تر کئے اور بچے کو دودھ پلانے کے لئے چھاتی سے لگالیا۔

کہنے کے لئے ایک بات ہے مگر درحقیقت کلیجہ پھٹتا اور دل امنڈتا ہے جب اس سماں کا تصور باندھا جاتا ہے کہ ایک ضعیف و بے کس عورت اپنے دودھ پیتے کمسن اور نہایت نازک بچہ کو گود میں لئے ہوئے ایسے بیاباں میں بیٹھی ہوئی ہے جہاں انسیت کے لئے نہ آدمی ہے،نہ آدم زاد،نہ چرند ہے،نہ پرند اور غذا کے لئے نہ کہیں گھاس کا پتہ ہے،نہ پانی کا قطرہ۔اللہ اللہ کس قدر قوی تھا وہ قلب جو بی بی ہاجرہ کو عطا ہوا تھا اور کیا عالی تھا وہ ظرف جس میں اپنے حیّ وقیوم پاک خدا پر اعتماد کی وجہ سے نہ خوف وہراس کی گنجائش تھی نہ خطرہ میں پڑجانے والی زندگی کا فکر تھا اور نہ اپنے خاوند کی طرف سے کچھ میل یا کدورت ورنجش کا اثر۔

چند روز گذرے تھے کہ تھیلی چھواروں سے خالی اور مشکیزہ کا پانی ختم ہوگیا،اور وہ وقت بہت جلد آگیا کہ ہاجرہ کے کمر سے لگے ہوئے پیٹ اور پپڑی جمے ہوئے ہونٹوں نے تمام اعضا کو کمزور اور بصارت کو ضعیف بنادیا۔ایسی حالت میں چھاتی میں دودھ کہاں کہ بھوکے پیاسے بے تاب بچہ کو ایک دو قطرے ہی سے بہلادیا جائے۔

آہ!اس وقت ماں نے حسرت بھری نظر سے بچہ کو دیکھا اور گھبرا کر اس خیال سے منہ پھیرلیا کہ مصیبت زدہ بچہ کی یہ تنگ حالت رنجوں کی ماری ماں کسی طرح اپنی آنکھوں سے نہ دیکھے۔لیکن یہ بے چینی ایسی نہ تھی کہ بچہ کی آنکھوں سے اوجھل ہونے میں کم ہوجاتی کلیجہ میں ایک آگ سی اٹھی جس کے سبب وہ نظر دوبارہ بچہ پر پڑی اور حضرت ہاجرہ مایوسی اور گھبراہٹ کے جال میں تڑپ کررہ گئیں۔

شیر خوار بچہ کے گورے گورے چہرے کا رنگ آناً فاناً متغیر ہوتا جاتا تھا اور بھوک کی بے تابی سے روتے روتے آواز پڑ گئی تھی ۔ہاجرہ کا بس نہ تھا کہ اپنے جسم وخون کا پانی بنا کر ان خشک ہونٹوں کو تر کردیں، ان کا کلیجہ منہ کو آتا تھا اور یہ بھی خبر نہ رہی تھی کہ میں خود بھوکی پیاسی آب ودانہ کی محتاج ہوں۔ایسے لختِ جگر کا سسکنا، تڑپنا، ایڑیاں رگڑنی اور جان دینے کے لئے ذرا ذرا سے نازک پاؤں ریتلی زمین پر دے دے مارتے، آنکھوں سے دیکھتیں اور آنکھیں آنسو بھر لاتی تھیں، آخر اس جانکنی کے دیکھنے کی تاب نہ لا کر وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئیں اور اس امید پر کہ شاید کہیں قطرے دو قطرے پانی دیکھ سکوں، یا کوئی رستہ چلتا مسافر نظر پڑ جائے کہ اس کے زادِ راہ سے اس آخری وقت میں کچھ مدد پہنچے، کوہِ صفا پر چڑھیں، جو وہاں سے چند قدم کے فاصلہ پر ریت کا ساٹیلہ نظر آرہا تھا لیکن افسوس نہ کہیں پانی کا پتہ ملا اور نہ کسی آدمی یا جانور کا نشان نظر آیا۔

بے قرار ماں کو اتنا بھی صبر نہ تھا کہ تڑپتے ہوئے بچہ کو اتنی دیر تنہا چھوڑے رکھے کہ اپنی عدم موجودگی میں وہ روح، اللہ کے حوالے کرے، اس لئے آخری صورت دیکھنے کے خیال سے بے تابانہ نیچے اتر آئیں اور بچہ اسی تڑپتی ہوئی حالت میں دیکھ کر پھر گھبرا کر اٹھیں اور پہلے ہی خیال میں اس دوسری مرتبہ کوہِ مروہ پر جا چڑھیں جو کوہِ صفا کے سامنے دوسری جانب واقع تھا، لیکن وہاں بھی میدان صاف تھا کہ نہ کہیں آب تھا، نہ دانہ!

حضرت ہاجرہ کی کوشش تھی کہ میں ناز پروردہ نورِ نظر کو روح نکلتے ہوئے اپنی غمزدہ آنکھوں سے نہ دیکھوں، لیکن وہ ماں کی مادرانہ محبت جس نے نو مہینے پیٹ میں رکھوایا اور جب تک چھاتی میں خون دودھ بن کر آتا رہا، دودھ پلوایا، کب یہ خیال پورا ہونے دیتی تھی۔ایک آگ تھی کہ سینہ میں شعلہ زن تھی اور ایک دھواں تھا کہ بار بار کلیجے سے اٹھتا تھا، نہ بچہ کی یہ دگرگوں نزع کی حالت دیکھے صبر تھا اور نہ آنکھیں پھیرے یا دور چلے جائے بن پڑتا تھا۔

اس محبت کے جوش اور بے چینی نے حضرت ہاجرہ کو سات (۷) بار صفا پر چڑھایا اور

سات بار صفا سے اتار کر بیٹے کی ایک جھلک دکھانے کے بعد کوہِ مروہ پر جا کھڑا کیا۔ گویا سات (۷) مرتبہ ہر دو پہاڑی کا طواف کرا دیا جو آج تک عمرہ کے نام سے مشہور اور قیامت کے دن تک کامل حج کا جز بن کر رائج رہے گا۔ جس کا اللہ کے مسلمان بندوں کو حکم ہے۔

اس طواف کی ساتویں دفعہ تھی اور بی بی ہاجرہ کی آزمائشی مصیبت کا آخری وقت تھا کہ مربی حقیقی خالق برحق خدا کی بے پایاں رحمت کے بحر ذخار نے ابلنا شروع کیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام زمین پر پڑے بے چینی سے ایڑیاں رگڑ رہے تھے اور جان توڑ رہے تھے کہ مقدس فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی وساطت سے ایڑی رگڑتے رگڑتے زمین سے ایک قدرتی چشمہ نمودار ہوا اور پانی اس طرح ابلنے لگا جیسے بی بی ہاجرہ کا کلیجہ اپنے بچے کی بے تابی سے کوہِ مروہ پر امنڈ رہا تھا۔

ماں نے اپنی عادت کے موافق اس ساتویں مرتبہ اس پیارے بچہ پر گمان سے نظر ڈالی کہ غالباً اس کی روح نکل چکی ہوگی اور اس مرتبہ میری نظر اسماعیل کی نعش پر پڑے گی جسے بے کفن مجھی کو اپنے ہاتھوں سے اس چٹیل میدان کے کسی حصہ میں مٹی کے نیچے دبانا پڑے گا کہ یکا یک وہ مایوس نظر حیرت اور تعجب سے بدل گئی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پیروں کے نیچے ابلتا ہوا صاف اور شیریں پانی نظر آیا جو درحقیقت حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حالت طفولیت کا ایک زندہ اور برقرار معجزہ تھا۔

بی بی ہاجرہ کی اس مسرت اور فرحت کا اندازہ نہیں ہو سکتا جو مایوس ہوئے پیچھے خلاف امید مادۂ حیات ہاتھ لگنے پر ان کو حاصل ہوئی، چناں چہ نہایت بے تابی اور شوق کے ساتھ غٹ غٹ پینا اور دونوں ہاتھوں سے اس کو اس خیال سے روکنا اور جلدی جلدی اس کی منڈیر کا بنانا شروع کر دیا کہ کہیں بہہ نہ جائے اور ختم ہو جانے والی مصیبت دوبارہ اپنی صورت نہ دکھائے۔ یہی پانی آبِ زم زم کہلاتا ہے۔

جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اکثر بر سبیلِ تذکرہ فرمایا کرتے تھے:

يَرْحَمُهَا اللهُ ولَوْ تَرَكَتْهَا لَكَانَتْ عَيْنًا سَائِحَةً تَجْرِيْ إِلٰـى يَوْمِ الْقِيَامَةِ(١)

اللہ ہاجرہ پر رحم فرمائے، اگر وہ اس چشمہ کو بحالہا چھوڑ دیتیں تو وہ ایک جاری چشمہ ہو جاتا جو قیامت تک جاری رہتا۔

آب زم زم کی فضیلت

عَنْ جَابِرِبْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَاءُ زَمْزَمَ، لِمَا شُرِبَ لَهُ.(٢)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ: زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہی فائدہ اس سے حاصل ہوتا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ: اگر تو اس کو پیاس بجھانے کے لئے پیئے تو اس کا کام کردے اور اگر کھانے کی جگہ پیٹ بھرنے کے لئے پیئے تو اس کا کام کردے، یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی خدمت ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سبیل ہے۔(۳)

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی خدمت کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ: ان کی سعی سے یہ چشمہ زمین سے ابلا تھا جس کا قصہ مشہور ومعروف ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجۃ الوداع میں زمزم کا پانی خوب پیا اور یہ ارشاد فرمایا کہ: میرا دل چاہتا ہے کہ خود ڈول بھر کر پیوں، مگر پھر سب لوگ خود بھرنے لگیں گے، اس لئے نہیں بھرتا۔(٤)

---

١)مسند أحمد: (مسند عبدالله بن عباس رضی) ج:٤ص:١٤٠.الرقم:٢٢٨٥.

٢)سنن ابن ماجه: كتاب المناسك،بَابُ الشُّرْبِ،مِنْ زَمْزَمَ ج:٢ص:١٠١٨،الرقم:٣٠٦٢.

٣)سنن الدارقطني: كتاب الحج:ماجاء في شرب ماء زمزم: ج:٣ص:٣٥٤الرقم:٢٧٣٩.

٤)مسند أحمد(مسند علی رضی بن ابی طالب) ج:٢ص:٩،الرقم:٥٦٤.

بعض روایات میں آیا ہے کہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھرا۔
ممکن ہے کہ کسی وقت خود بھرا ہو اور دوسرے وقت مجمع کی وجہ سے یہ عذر فرما دیا ہو۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے زمزم کا پانی طلب کیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ: اس پانی میں سب لوگ ہاتھ ڈال دیتے ہیں، گھر میں صاف پانی رکھا ہوا ہے، اس میں سے لاؤں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ جس میں سے سب پیتے ہیں اسی میں سے پلاؤ۔ انہوں نے پیش کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیا اور آنکھوں پر ڈالا پھر دوبارہ لے کر پیا اور اپنے اوپر دوبارہ ڈالا۔ (۱)

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا کہ:
ہم میں اور منافقین میں یہ فرق ہے کہ وہ زمزم کے پانی کو خوب سیر ہو کر نہیں پیتے۔ (۲)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: نیک لوگوں کے مصلے پر نماز پڑھا کرو اور نیک لوگوں کے پانی سے پانی پیا کرو۔
صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: نیک لوگوں کا مصلی کیا چیز ہے؟
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: میزابِ رحمت کے نیچے۔
پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: نیک لوگوں کا پانی کیا چیز ہے؟
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زمزم

ام معبد کہتی ہیں کہ: میرے خیمے کے پاس سے ایک غلام گذرے جن کے ساتھ دو مشکیزے پانی کے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ مشکیزے کیسے ہیں؟
انہوں نے کہا کہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا والا نامہ میرے سردار کے پاس پہنچا کہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زمزم کا پانی بھیجا جائے۔ میں بہت عجلت کے ساتھ لے جانا چاہتا

---

۱) کنز العمال: ج:۱۴ص:۱۲۱الرقم:۳۷۱۱۶.
۲)سنن ابن ماجة: کتاب المناسك: باب الشرب من زمزم: ج:۲ص:۱۰۱۷الرقم:۳۰۶۱.

ہوں تا کہ راستہ میں خشک نہ ہو جائے۔(۱)

حضرت عائشہؓ زمزم کا پانی اپنے ساتھ لے جاتی تھیں اور یہ نقل کرتی ہیں کہ:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی لے جایا کرتے تھے اور بیماروں پر چھڑکتے تھے اور حضرات حسن، حسین رضی اللہ تعالی عنہما کی تحنیک کے وقت ان کو دیا تھا۔(۲)

حضرت عائشہؓ زمزم اپنی ساتھ لے جایا کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی لے جایا کرتے تھے۔(۳)

اسی سنتِ متوارثہ کے تحت حجاج ہر زمانے میں آبِ زمزم اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر کیا فضیلت ہوگی کہ شبِ معراج میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان سے براق لائے اور جنت سے سونے کا طشت لائے لیکن قلب اطہر کو دھونے کے لئے زمزم کا پانی استعمال کیا گیا۔ حالاں کہ جبرئیل علیہ السلام جب بہت سی چیزیں وہاں سے لائے تو جنت کا پانی لانے میں کیا اشکال تھا۔

آب زمزم پینے کا سنت طریقہ:

اگر زمزم کا پانی ہو تو اسے کھڑے ہو کر پینا چاہئے(٤) قبلہ کی طرف رخ ہونا چاہئے، شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ پڑھنی چاہئے، تین سانس میں پینا چاہئے، خوب سیراب ہو کر پینا چاہئے(کیوں کہ منافق آدمی آب زمزم پیٹ بھر کر نہیں پی سکتا)(٥)

---

۱) كنز العمال: ج:١٤ص:١٢١الرقم:٣٨١١٥.

٢) أخبار مكة للفاكهي:(ذكر حمل ماء زمزم للمرضى وغيرهم من مكة إلى الآفاق) ج:٣ص:١٩٨الرقم:١٠٧٦.

٣) سنن الترمذي: أبواب الحج:(باب:١١٥) ج:٢ص:٢٨٤. الرقم:٩٦٣.

٤) صحيح البخاري: كتاب الأشربة باب الشرب قائما ج:٧ص:١١٠.

٥) سنن ابن ماجه: كتاب المناسك: باب الشرب من زمزم، ج:٤ص:١٠١٧، الرقم:٣٠٦١

چہرے اور سینہ پر چھینٹے دے:

آب زمزم تین بار تین سانس میں اور خوب ڈٹ کر اور پیٹ بھر کر پینے کے بعد، چہرے اور سینے پر بھی خوب چھینٹیں دے۔

اس لئے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: آب زمزم جس مقصد کے لئے پیا جائے وہی حاصل ہوتا ہے۔ وہ بھوکے کے لئے غذا ہے، پیاسے کے لئے ٹھنڈا پانی ہے، بیمار کے لئے ہر مرض کی دوا اور شفا ہے کسی بھی مصیبت یا دشمن سے پناہ دہندہ ہے، غرض جس مقصد کے لئے پیا جائے وہی حاصل ہوتا ہے۔

آب زمزم پی کر یہ دعا پڑھنی چاہئے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُکَ عِلْمًانَافِعًاوَّرِزْقًا وَّاسِعًاوَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ(۱)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے علم نافع نصیب فرما اور وسعت اور فراخی کے ساتھ روزی عطا فرما اور ہر بیماری سے شفا دے۔

مندرجہ بالا حدیث پر عمل کرتے ہوئے بہت سے اکابرین امت صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ کے بے شمار واقعات ہیں کہ انہوں نے آب زمزم پی کر جو دعا مانگی اللہ رب العزت نے قبول فرمائی، ذیل میں چند واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) سنن الدار قطني: (ماجاء في شرب ماء زمزم) ج:۳ص:۳۵۳-۳۵۴الرقم:۲۸۳۸.

مشائخ کرام کا عمل

حضرت عمرؓ کی دعا:

حضرت عمرؓ نے زمزم کا پانی پیتے وقت دعا کی: یااللہ! میں قیامت کے دن پیاس بجھانے کے لئے پیتا ہوں۔(۱)

حضرت ابن عباسؓ کی دعا:

حضرت ابن عباسؓ آب زمزم پی کر یہ دعا کرتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًانَافِعًاوَّرِزْقًا وَّاسِعًاوَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ.(۲)

حضرت امام ابوحنیفہؒ کی دعا:

حضرت امام ابوحنیفہؒ نے علم وفقاہت کی نیت سے آب زمزم پیا، تو اپنے زمانے کے سب سے بڑی فقیہ ہو گئے۔(۳)

حضرت سفیان بن عیینہؒ کا عمل:

حضرت سفیان بن عیینہؒ (جو مشہور محدث ہیں ان) کے پاس ایک شخص آیا اور ان سے عرض کیا کہ: آپ یہ کہتے ہیں کہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: زمزم کا پانی جس کام کے لئے پیا

---

(۱) كنز العمال: (زمزم) ج:١٤ص:١٢٠الرقم:٣٨١١٠.

(۲) المستدرك: ج:١ص:٤٧٢.

(۳) فضل ماء زمزم: (جملة أخبار الشاربين لزمزم ونياتهم عند ذلك) ص:١٣٥.

جائے اسی کام کے لئے ہے۔کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

انہوں نے کہا: صحیح ہے۔تو انہوں نے عرض کیا کہ: میں نے اس لئے پیا تھا کہ آپ دوسو(۲۰۰)حدیثیں مجھے سنائیں۔

انہوں نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔اور دوسو حدیثیں ان کو سنادیں۔(۱)

حضرت عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ کا فعل:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے زمزم کا پیالہ ہاتھ میں لیا اور فرمایا:

اے اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: آب زمزم جس مقصد کے لئے پیا جائے وہی حاصل ہوتا ہے میں اس کو قیامت کے دن کی پیاس سے محفوظ رہنے کے لئے پیتا ہوں اور یہ کہہ کر پی لیا۔(۲)

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا فعل:

حضرت امام احمد بن حنبل کے صاحب زادے عبداللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے اپنے والد کو آب زمزم سے شفا حاصل کرتے ہوئے اور آب زمزم اپنے چہرے اور ہاتھوں پر ملتے ہوئے دیکھا۔(۳)

حضرت امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کی علم نافع کی دعا:

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب میں نے آب زمزم پیا تو اللہ سے علم نافع کی دعا مانگی۔(۴)

---

(۱) کنزالعمال:(زمزم)ج:۱٤ص:۱۲۰الرقم:۳۸۱۱۰۔

(۲) سیر أعلام النبلاء:(عبداللہ بن المبارك:رقم الترجمة:۱۱۲)ج:۸ص:۳۹۳۔

(۳) سیر أعلام النبلاء:(أحمد بن حنبل:رقم الترجمة:۷۸۔)ج:۱۱ص:۲۱۲۔

(٤) سیر أعلام النبلاء:(ابن خزیمة:رقم الترجمة:۲۱٤)ج:۱٤ص:۳۷۰۔

حضرت امام حاکمؒ کی حسن تصنیف کی دعا:

امام حاکمؒ فرماتے ہیں کہ: میں نے آب زمزم پیا اور اللہ تعالی سے دعا کی کہ مجھے حسن تصنیف کا ملکہ عطا فرما۔(۱)

حضرت خطیب بغدادیؒ کی تین دعائیں:

خطیب بغدادیؒ نے جب حج کیا تو آب زمزم کے تین گھونٹ پی کر تین دعائیں مانگیں اور یہ تینوں دعائیں قبول ہوئیں۔(۲)

علامہ ابن حجرؒ کی دعا:

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے آب زمزم پی کر دعا کی تھی کہ: مجھے حفظ حدیث میں حافظ ذہبی کا مقام ہو۔ اللہ نے ان کی دعا سنی اور ان سے بھی زیادہ مرتبہ عطا فرمایا۔(۳)

علامہ ابن الہمامؒ کی حسن خاتمہ کی دعا:

علامہ ابن الہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں: آب زمزم پی کر بندہ ضعیف اپنے رب سے دین پر استقامت اور اسلام پر خاتمہ کی امید رکھتا ہے۔(٤)

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی دعا:

علامہ جلال الدین سیوطیؒ لکھتے ہیں کہ:

جب میں حج پر گیا تو میں نے آب زمزم پی کر چند دعائیں مانگی جن میں سے یہ بھی تھی کہ: فقہ میں مجھے الشیخ سراج الدین البلقینی اور حدیث میں مجھے ابن حجرؒ مقام حاصل ہو جائے۔(٥)

---

۱) سير أعلام النبلاء: (الحاكم: رقم الترجمة: ١٠٠) ج: ١٧ ص: ١٧١.

۲) سير أعلام النبلاء: (الخطيب: رقم الترجمة: ١٣٧) ج: ١٨ ص: ٢٧٩.

۳) جزء ماء زمزم لماشرب له: لابن حجر، ملحقة بفضائل ماء زمزم: سائد بكداش: ص: ٢٧١-٢٧٢.

٤) فتح القدير: ج: ٢ ص: ٤٠٠. مكتبه رشيديه كوئٹه

٥) حسن المحاضر في تاريخ مصر والقاهرة: ج: ١ ص: ٣٣٨.

آب زمزم کی برکات

آب زمزم کی برکت سے حلق میں پھنسی سوئی نکل گئی:

حضرت فاکھیؒ نے اپنی کتاب أخبار مکہ میں ایک طویل قصہ نقل کیا ہے کہ: مسجد حرام میں ایک شخص کو دیکھا جس کے حلق میں سوئی پھنسی ہوئی تھی اور اس کی بہت بری حالت تھی، کسی نے اسے مشورہ دیا کہ: اس پریشانی کے دور ہونے کے لئے اس نیت سے آب زمزم پیو، اس شخص نے ویسا ہی کیا اور پھر ستون کے پاس ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اس پر نیند کا غلبہ ہوا جب نیند سے بیدار ہوا تو سوئی کا احساس تک نہیں تھا۔(١)

آب زمزم کی برکت سے فالج زدہ کا ٹھیک ہونا:

شیخ سائد بکداش نے فضل ماء زمزم میں ایک قصہ نقل کیا ہے کہ:

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ: میں ایک جماعت کے ساتھ حج پر گیا، ہماری جماعت میں ایک شخص کو فالج تھا، بیت اللہ میں اسی شخص کو میں نے صحیح سالم طواف کرتے ہوئے دیکھا، تو میں نے اس سے پوچھا کہ: آپ کیسے ٹھیک ہوئے تو اس نے کہا:

میں نے زمزم کا پانی لیا اور اس میں میں نے سیاہی حل کی اور ایک برتن میں یہ آیات لکھیں:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ

---

١) أخبار مكة: ج:٢ص:٣٤، الرقم:١٠٩١.(ملخص)

الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾....الحشر وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾.....بنی إسرائیل

اور پھر میں نے دعا کی کہ: اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: آب زمزم جس مقصد کے لئے پیا جائے وہ مقصد حاصل ہوجاتا ہے اور قرآن آپ کا کلام ہے۔ مجھے شفا عنایت فرمائے اور اس لکھے ہوئے پر مزید آب زمزم ڈال کر حل کیا اور پی گیا، اللہ تعالی نے مجھے بغیر معالج کے فالج سے شفا نصیب فرمائی۔(۱)

آب زمزم کی برکت سے علامہ ابن قیمؒ کی شفایابی:

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ میں مکہ میں بیمار ہوا، تو میں تھوڑا سا آب زمزم لے کر چند مرتبہ: اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۴﴾.الفاتحہ۔ پڑھ کر اسے پی لیا کرتا تھا، تو مجھے اس مرض سے شفا مل گئی۔ اس کے بعد مختلف امراض کے لئے میں آب زمزم استعمال کرتا تھا تو مجھے بہت نفع ہوتا تھا۔(۲)

آب زمزم کی برکت سے حافظ زین الدین عراقیؒ کی شفایابی:

علامہ ابن حجرؒ کے استاد حافظ زین الدین عراقیؒ کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے چند معاملات کے حل کے لئے آب زمزم پیا، ان میں سے ایک اندرونی بیماری بھی تھی، اللہ تعالی

---

(۱) فضل ماء زمزم: (جملة من أخبار المستشفيين بزمزم) ص: ۱۱۲-۱۱۳. (ملخص)

(۲) زاد المعاد في هدي خير العباد: (فصل: في هَدْيِه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في رُقْيَة اللَّدِيغ بالفاتحة) ج:٤ ص:۱۷۸.

نے انہیں بغیر دوا کے شفا عطا فرمائی۔(۱)

آب زمزم کی برکت سے بینائی کا واپس آنا:

أحمد بن عبد اللہ الشریفی نامی ایک شخص نے حرم شریف میں اپنے اندھے پن کے دور ہونے کی نیت سے آب زمزم کو پیا، تو اللہ تعالی نے انہیں شفا بخشی۔(۲)

آب زمزم کی برکت سے لکنت کا ختم ہونا:

شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں کہ:

میری زبان میں شدید لکنت تھی، جس کی وجہ سے مدارس میں سبق پڑھانے اور منبر پر تقریر کرنے میں مجھے پریشانی ہوتی تھی، تو حج پر جا کر میں نے آب زمزم پی کر لکنت کے خاتمہ کی دعا کی (تو میری دعا قبول ہوئی) اور اللہ کے فضل سے مجھ میں تدریس اور خطابت کی قدرت پیدا ہوگئی۔(۳)

یہ چند واقعات اساطین علم کے بطور نمونہ ذکر کئے گئے ہیں اگر اس طرح کے واقعات کو جمع کیا جائے تو مستقل کتاب بن جائے۔

---

۱)فضل ماء زمزم: (جملة من أخبار المستشفيين بزمزم) ص:۱۱٤. (ملخص)

۲)فضل ماء زمزم: (جملة من أخبار المستشفيين بزمزم) ص:۱۱٤. (ملخص)

۳)إعلاء السنن: كتاب الحج: يستحب أن يشرب المودع من ماء زمزم ويلتزم الملتزم: ج:۱۰ ص:۲۱۱.

آب زمزم کی خصوصیات

زمزم کے کنوئیں سے نکلنے والی پانی کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ آب زمزم جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ ہے۔اس کی مزید خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

۱) یہ سب سے پہلا انعام ہے جو حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی دعا کے بعد ان کو عطا فرمایا۔

۲) یہ مبارک کنواں اس شہر کی آبادی کا سبب بنا۔

۳) یہ حرم شریف کے احاطے میں حق تعالیٰ کی زندہ جاوید نشانیوں میں سے ایک ہے۔

۴) ایسا چشمہ ہے جس سے ہر زائر سیراب ہوتا ہے۔

۵) یہ خدا تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ہے۔

۶) آب زمزم روئے زمین پر سب سے عمدہ، سب سے افضل اور خیر و برکت والا پانی ہے۔

۷) یہ چشمہ ایک مقدس فرشتے حضرت جبرائیل امینؑ کے ذریعے ظہور میں آیا۔

۸) یہ چشمہ زمین پر سب سے زیادہ مقدس و محترم حصے میں واقع ہے۔

۹) اس مقدس پانی سے سرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلب اطہر ایک سے زائد مرتبہ دھویا گیا۔

۱۰) اس مبارک پانی میں یہ وصف ہے کہ بھوکے کے لئے کھانا، بیمار کے لئے شفا، سر درد میں مفید ہے۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔جس نیت سے پیا جائے خدا تعالیٰ اسے پورا فرما دیتے ہیں

۱۱) آب زمزم کو شکم سیر ہو کر پینا ایمان کی علامت اور نفاق سے براءت کی نشانی ہے۔
۱۲) یہ نیکوکاروں کا مشروب ہے۔
۱۳) احباب و اقربا کے لئے بہترین تحفہ ہے۔
۱۴) ضیافت کے لئے عمدہ ہے۔
۱۵) جسم و جان کو توانائی بخشتا ہے۔
۱۶) کثیر مقدار میں استعمال ہونے کے باوجود اس میں کمی نہیں ہوتی۔
۱۷) تقریباً ساڑھے چار ہزار سال سے یہ چشمہ جاری ہے۔
۱۸) روئے زمین پر سب سے قدیم چشمہ یا کنواں ہے۔(۱)

---

۱)۔(روزنامہ امت: اتوار/ ۲۱ جمادی الثانیہ ۱۴۴۱ھ/ ۱۶ فروری ۲۰۲۰ء)

آب زمزم سے متعلق چند مسائل

مولانا زوار حسین شاہ صاحب قدس اللہ سرہ اپنی کتاب ''عمدۃ الفقہ'' میں یوں لکھتے ہیں کہ:

آب زمزم سے استنجا کرنا اور اپنے کپڑے اور بدن سے نجاست حقیقی دور کرنا مکروہ ہے۔ بعض علماء نے اس کو حرام کہا ہے۔

اور نقل کیا گیا ہے کہ: بعض لوگوں نے آبِ زمزم سے استنجا کیا تو ان کو بواسیر ہو گئی۔

اور برکت حاصل کرنے کے لئے آب زمزم سے غسل اور وضو کرنا امام احمدؒ کے سوا باقی تینوں اماموں کے نزدیک جائز ہے یعنی مکروہ نہیں ہے لیکن اس مقصد کے لئے اس کا استعمال طہارت کی حالت میں اور پاک چیز پر کرنا چاہئے۔ مثلاً تبرک کے قصد سے چہرہ وغیرہ پر ملنا یا پاک چیز کو دھونا یا تجدید وضو کرنا وغیرہ۔ پس اس سے ناپاک کپڑا وغیرہ کوئی چیز نہیں دھونا چاہئے اور جنبی یا بے وضو آدمی کو اس سے غسل وغیرہ نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی ناپاک جگہ میں اس کو استعمال کرے لیکن ضرورت کے وقت رفع حدث یعنی غسل و وضو کے لئے استعمال کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ البتہ ناپاکی دور کرنے کے لئے اس کا استعمال ہر حال میں مکروہ ہے۔ جیسا کہ درمختار، ردّالمحتار شامی میں مذکور ہے۔

مستحب ہے کہ چاہِ زمزم کے اندر نظر کرے کیوں کہ اس میں نظر کرنا خطاؤں اور گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

اور روایت ہے کہ زمزم کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور یہ اس وقت ہے جب کہ قرب

(ثواب) کی نیت سے دیکھے نہ کہ عادت کے طور پر جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ خانہ کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے۔

اور بعض نے کہا ہے: خانہ کعبہ کی طرف ایک ساعت دیکھنا نیکی (ثواب) کے کئی گنا ہونے کے اعتبار سے ایک سال کی عبادت کے مانند ہے۔

حاجی کو چاہئے کہ: آب زمزم پینے کے بعد چاہِ زمزم کے پاس کثرت سے دعا کرے کہ یہ دعا کی قبولیت کا مقام ہے۔ اللہ تعالی سے اپنے گناہوں کی مغفرت اور اپنی توبہ کی قبولیت اپنے درجات قرب کے بلند ہونے کی دعا کرے اور اپنے والدین و اقارب اور اپنے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بھی دعا کرے اور ہر قسم کی جامع دعائیں مانگے۔

بہت سے عوام الناس کفن کے لئے لٹھا وغیرہ، سفید کپڑے کے تھان آب زمزم سے تر کر کے سکھاتے اور اپنے ہمراہ لاتے ہیں، اس بات کا سنت سے کوئی ثبوت نہیں ملتا اور نہ ہی سلف صالحین میں سے کسی نے ایسا کیا ہے(۱)۔

زمزم کے کنویں سے متعلق قدیم و جدید معلومات

زمزم کا کنواں کعبہ شریف سے 21 میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ جدید ترین تحقیق کے مطابق مختلف چشموں سے پانی کا ابال 11 سے 18.5 لیٹر فی سیکنڈ اور چھ سو ساٹھ لیٹر فی منٹ اور 39600 لیٹر پانی فی گھنٹہ ہے۔ ان چشموں میں سے ایک کا دہانہ حجر اسود کی طرف کھلتا ہے جس کا طول 75 سینٹی میٹر اور بلندی 30 سینٹی میٹر ہے۔ سب سے زیادہ پانی اسی سے نکلتا ہے۔ ایک اور چشمے کا دہانہ مکبریہ (اذان کی جگہ) کے سامنے ہے۔ اس کا طول 70 سینٹی میٹر اور بلندی 30 سینٹی میٹر ہے۔ اس کے علاوہ بھی چھوٹے چھوٹے چشمے صفا اور مروہ کی طرف سے آتے ہیں۔

---

۱) عمدۃ الفقہ: کتاب الحج: فضائل ومسائل آب زمزم: ج:۴ ص:۶۶۹-۶۷۰۔ ناشر: زوار اکیڈمی۔

پہلے زمزم کے کنویں پر ایک عمارت بنی ہوئی تھی ،جو 8.88 مربع میٹر پر محیط تھی۔ 1381ھ سے 1388ھ کے درمیانی مدت میں مطاف کی توسیع کی غرض سے اس عمارت کو گرادیا گیا،اور زمزم پینے کا انتظام تہہ خانے میں کردیا گیا،جو مطاف کے نیچے ہے اور مکمل ائیر کنڈیشنڈ ہے۔اس تہہ خانے میں اترنے کے لئے 23 سیڑھیاں تھیں،اور عورتوں اور مردوں کے لئے علیحدہ علیحدہ تھیں۔اس تہہ خانے میں زمزم کے کنویں کے متصل 350 ٹونٹیاں لگی ہوئی تھیں،جن میں سے 220 مردوں کی جانب اور 130 عورتوں کے حصے میں تھیں۔اسے مسعٰی کے باہر مشرقی صحن میں منتقل کردیا گیا ہے تا کہ مطاف میں مزید وسعت ہوجائے۔

مسجد حرام سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر محلہ کدی میں 1415ھ میں ایک ٹنکی بنائی گئی ہے،جس میں زمزم کی وافر مقدار کو محفوظ کیا جاتا ہے،مشینی سسٹم آب زمزم کنوئیں سے ٹینکی میں منتقل کرتا ہے۔اس ٹینکی کی وسعت 1500 مکعب میٹر ہے۔یہاں سے پانی کے گیلن اور ٹینک بھر کے ملک کے مختلف حصوں بالخصوص مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ پہنچائے جاتے ہیں۔

آب زمزم کو جراثیم سے پاک کولروں میں بھر کر مسجد حرام اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچایا جاتا ہے۔اس کے بعد برقی گاڑیوں کے ذریعے ان کولروں کو حرمین میں متعین مختلف مقامات تک پہنچایا جاتا ہے،کولروں کی مجموعی تعداد 40 ہزار کے قریب ہے،جن میں پینے کے لئے ٹھنڈا اور سادہ دونوں حالتوں میں آب زمزم دست یاب ہوتا ہے۔کولروں کے ساتھ پلاسٹک کے Disposable گلاس رکھے جاتے ہیں،جن کا یومیہ استعمال 20 لاکھ کے قریب ہے۔

سرکاری اعداد وشمار کے مطابق مسجد حرام میں آب زمزم کا یومیہ استعمال 7 لاکھ لیٹر کے قریب ہے،جب کہ رمضان اور حج کے سیزن میں یہ مقدار یومیہ 20 لاکھ لیٹر تک پہنچ جاتی

ہے۔

حرمین کے امور کی پریذیڈنسی آب زمزم کے تحفظ اور اسے کسی بھی قسم کے جراثیم اورآلودگی سے پاک رکھنے کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہتی ہے۔اس سلسلے میں 24 گھنٹوں کے دوران مختلف مقامات سے زمزم کے پانی کے یومیہ 100 نمونے لے کران کواس مقصد کے لئے بنائی گئی خصوصی لیبارٹری میں ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔(۱)

۱)(روزنامہ اُمت: اتوار/۲۱ جمادی الثانیہ ۱۴۴۱ھ/۱۶ فروری ۲۰۲۰ء)

حج کے بعض ضروری مسائل

از افادات : حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب نوراللہ مرقدہ

۱) بحری جہاز جب کنارے کے ساتھ لگا ہوا ہو اس میں نماز کا جواز مختلف فیہ ہے، عدم جواز راجح ہے، لہذا جہاز سے اتر کر نماز پڑھیں اگر جہاز کا عملہ اترنے کی اجازت نہ دے تو جہاز ہی میں نماز پڑھ لیں مگر جہاز چلنے کے بعد اس کا اعادہ کریں، چوں کہ کنارے لگے ہوئے جہاز میں نماز کے جواز کا بھی ایک قول ہے، اس لئے اس مسئلہ میں دوسروں پر شدت نہ کریں۔

فائدہ:

ہوائی جہاز میں پرواز سے قبل نماز صحیح ہے، حالتِ پرواز میں بلاضرورت صحیح نہیں، قضا کا خطرہ ہو تو جہاز میں پڑھ لیں، بعد میں اعادہ واجب نہیں۔

۲) احرام کا لباس پہن کر سر ڈھانک کر نفل پڑھیں، پھر سر کھول کر تلبیہ پڑھیں۔

۳) مسجد میں پانی کی خرید سے احتراز کریں۔

۴) حالتِ احرام میں حجر اسود کا بوسہ نہ لیں اور نہ ہاتھ لگائیں کیوں کہ اس میں خوشبو لگی ہوتی ہے۔

۵) طواف کے درمیان حجر اسود کا بوسہ لینے کے لئے انتظار نہ کریں بل کہ موقع مل جائے تو بہتر ورنہ دور سے ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لیں، ٹھہریں نہیں، کیوں کہ

طواف کے درمیان ٹھہرنا ناجائز ہے، البتہ طواف کے شروع یا بالکل آخر میں بوسہ کے انتظار میں ٹھہرنا جائز ہے۔

٦) حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت چاندی کے حلقے کو ہاتھ نہ لگائیں۔

٧) حجرِ اسود کا بوسہ اس حالت میں جائز نہیں جب کہ ازدحام کی وجہ سے اپنے نفس کو یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہو اور عورتوں کے لئے اس حال میں حجرِ اسود چومنا بالکل حرام ہے جب کہ اجنبی مردوں کے ساتھ جسم لگنے کا احتمال ہو۔

٨) جب حجرِ اسود کی طرف منہ کریں تو اسی حالت میں دائیں جانب کو ہرگز نہ سرکیں بل کہ وہیں دائیں طرف کو گھوم جائیں اور پھر آگے چلیں۔

٩) طواف کرتے وقت بیت اللہ سے اتنا کٹ کر چلیں کہ جس کا کوئی حصہ بیت اللہ کی بنیاد پر سے نہ گزرے۔

١٠) طواف میں رکنِ یمانی کو بوسہ نہ دیں اور نہ ہی اس کی طرف سینہ پھیریں، بل کہ سامنے کو چلتے ہوئے دونوں ہاتھ یا صرف داہنا ہاتھ لگائیں، داہنا ہاتھ نہ لگا سکیں تو بایاں نہ لگائیں اور نہ ہی دور سے اشارہ کریں۔

١١) عورتوں کو ایسے ہجوم کے وقت طواف کرنا جائز نہیں جس میں مردوں کے ساتھ جسم لگنے کا اندیشہ ہو، دوسرے اوقات میں بھی مردوں سے باہر کی طرف مطاف کے کنارے کے قریب طواف کریں۔

١٢) مکہ مکرمہ میں ہوتے ہوئے طواف کے برابر کوئی نفل عبادت نہیں، خوب طواف کریں۔

١٣) عورتوں کے لئے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مسجد حرام میں نماز پڑھنے سے اپنے مکان میں پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔

١٤) حرمین شریفین میں کئی حضرات اس پریشانی میں رہتے ہیں کہ نماز کی جماعت میں

کوئی عورت ان کے ساتھ یا ان کے آگے نہ کھڑی ہو، ان کو پریشان نہیں ہونا چاہئے اس لئے کہ اس صورت میں مرد کی نماز تب فاسد ہوتی ہے کہ امام نے عورتوں کی امامت کی بھی نیت کی ہو اور وہاں کے امام عورتوں کی نیت نہیں کرتے اس لئے مردوں کی نماز بلاشبہ صحیح ہو جائے گی، البتہ مردوں کی صف میں کھڑی ہونے والی عورت کی نماز نہیں ہوئی، دوبارہ پڑھنا فرض ہے، بل کہ امام عورتوں کی نیت نہ کرے تو مردوں کے پیچھے کھڑی ہونے والی عورتوں کو بھی نماز کی صحت میں اختلاف ہے، عدمِ صحت راجح ہے اس لئے عورتوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے احتراز لازم ہے۔

۱۵) منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں نماز امام کے ساتھ نہ پڑھیں، کیوں کہ وہ مسافر شرعی نہ ہونے کے باوجود قصر کرتے ہیں لہذا الگ خیمہ میں جماعت کریں۔

۱۶) عرفات سے واپسی پر کئی گاڑی والے مزدلفہ کی حد شروع ہونے سے قبل ہی اتار دیتے ہیں، مسجد المشعر الحرام سے کچھ پہلے سڑک پر مبدء مزدلفہ کا بورڈ لگا ہوا ہے، اس سے آگے گذر کر کر اتریں۔

۱۷) مزدلفہ میں معلم اپنی سہولت کے لئے فجر کی اذانیں قبل از وقت دلاتے ہیں، اس وقت فجر کی نماز صحیح نہیں ہوتی اور صبح صادق سے قبل مزدلفہ سے نکلنے پر دَم واجب ہوگا، صبح صادق کا یقین ہونے کے بعد فجر کی نماز پڑھیں اور اس کے بعد مزدلفہ سے نکلیں۔ ۸/ ذی الحجہ کو مسجد حرام میں جماعت قائم ہونے کا وقت محفوظ کرلیں اور اس سے بھی پانچ منٹ بعد مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھیں۔

۱۸) عورت پر خود رمی کرنا لازم ہے۔ اگر اس کی طرف سے مرد رمی کرے گا تو صحیح نہ ہوگی اور عورت پر دم واجب ہوگا۔

۱۹) رمی اور قربانی میں اتنی جلدی کرنا کہ ازدحام کی وجہ سے اپنے نفس کو یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہو، حرام ہے، غروب سے کچھ قبل اطمینان سے رمی کریں، اگر اس وقت

بھی سخت ازدحام ہوتو غروب کے بعد رمی کریں ایسی حالت میں غروب کے بعد رمی کرنے میں کوئی کراہت نہیں۔

۲۰) رمی کرتے وقت کنکریاں پتھروں کے گرد جو دیوار ہے اس کے احاطہ میں پھینکیں، اگر پتھر کو کنکری ماری اور وہ پتھر سے ٹکرا کر احاطہ کے اندر گر گئی تو رمی درست ہوگئی اور اگر باہر گری تو صحیح نہ ہوئی دوبارہ ماریں۔

۲۱) بارہویں ذی الحجہ کو بہت سے لوگ زوال سے قبل ہی رمی کر کے مکہ مکرمہ چلے جاتے ہیں ان کی رمی نہیں ہوتی اس لئے ان پر دَم واجب ہوگا۔

۲۲) حج تمتع یا قران میں جو جانور منیٰ میں ذبح کیا جاتا ہے اسے دم شکر کہتے ہیں اور یہ عید کی قربانی سے الگ واجب ہے۔ حاجی پر سفر کی وجہ سے عید کی قربانی واجب نہیں۔ البتہ اگر کوئی ۸/ذی الحجہ سے کم از کم ۱۵ روز قبل مکہ مکرمہ میں آکر رہا تو وہ مقیم ہو گیا اس لئے اس پر دم شکر کے علاوہ عید کی قربانی بھی واجب ہے، اگر کسی نے دم شکر کو عید کی قربانی سمجھ کر ادا کیا تو دم شکر ادا نہیں ہوا، اگر دم شکر ادا کرنے سے پہلے احرام کھول دیا تو اس پر دم شکر کے علاوہ ایک اور دم بھی واجب ہو جائے گا، اور اگر ایام نحر کے اندر دم شکر نہیں دیا تو تاخیر کی وجہ سے تیسرا دم واجب ہو جائے گا، اس طرح اسے چار جانور ذبح کرنے پڑیں گے۔

۲۳) کوئی شخص اکیلا ہی پوری گائے ذبح کرے تو راجح یہ ہے کہ: ایک ہی قربانی ہوگی۔ اس لئے ایک ہی شخص کا ایک ہی گائے میں دم شکر، دم جنایت واضحیہ جمع کرنا صحیح نہیں، تینوں میں سے ہر ایک کے لئے الگ گائے میں حصہ لیں، البتہ یہ صورت جائز ہے کہ ایک گائے میں ایک شخص کا دم شکر ہو، دوسرے کا دم جنایت، تیسرے کی اضحیہ، اس طرح سات آدمیوں تک شریک ہو سکتے ہیں۔

۲۴) احرام کھولنے کے لئے سر منڈائیں یا کم از کم چوتھائی سر کے بال انگلی کے پورے کی لمبائی کے برابر کٹائیں، اگر بال اتنے چھوٹے ہوں کہ انگلی کے پورے کی لمبائی کے برابر نہ

کاٹے جا سکتے ہوں تو ان کا منڈانا ضروری ہے، کاٹنے سے احرام نہ کھلے گا۔

۲۵)صفا اور مروہ پر زیادہ او پر چڑھنا جہالت ہے۔

۲۶)حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے حاضری کے لئے دھکا بازی خصوصا عورتوں کا غیر محرموں کے ہجوم میں داخل ہونا حرام ہے، ایسی حالت میں دور سے سلام پڑھیں۔

الحمد للہ رسالہ تمام ہوا

سنت رقیہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَۙ ۞١ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِۙ ۞٢ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِؕ ۞٣ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ
وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُؕ ۞٤ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَۙ ۞٥ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ
غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۞٧ (سات مرتبہ)

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ‌ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ‌ؕ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ
وَمَا خَلۡفَهُمۡ‌ۚ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ‌ۚ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ‌ۚ وَلَا يَـــُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا‌ۚ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ۞٢٥٥ (ایک مرتبہ)

اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ‌ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓـئِكَتِهٖ
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ‌ وَقَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا‌ غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ ۞٢٨٥ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ‌ؕ لَهَا مَا
كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ‌ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ‌ۚ رَبَّنَا وَلَا
تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَاۤ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ‌‌ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا
طَاقَةَ لَنَا بِهٖ‌ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا وَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى
الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ۞٢٨٦ (ایک مرتبہ)

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ
وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ
اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ
لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾ (ایک مرتبہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَلَاۤ
اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ﴿۶﴾
(ایک مرتبہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ ﴿۴﴾ (تین مرتبہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ
النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ (تین مرتبہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ
الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾
(تین مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ،
شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا (تین مرتبہ)

بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اللّٰهُ
يَشْفِيكَ، بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ. (تین مرتبہ)

أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ. (سات مرتبہ)

بِاسْمِ اللّٰہ (تین مرتبہ). أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ، وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ، وَأُحَاذِرُ. (سات مرتبہ)

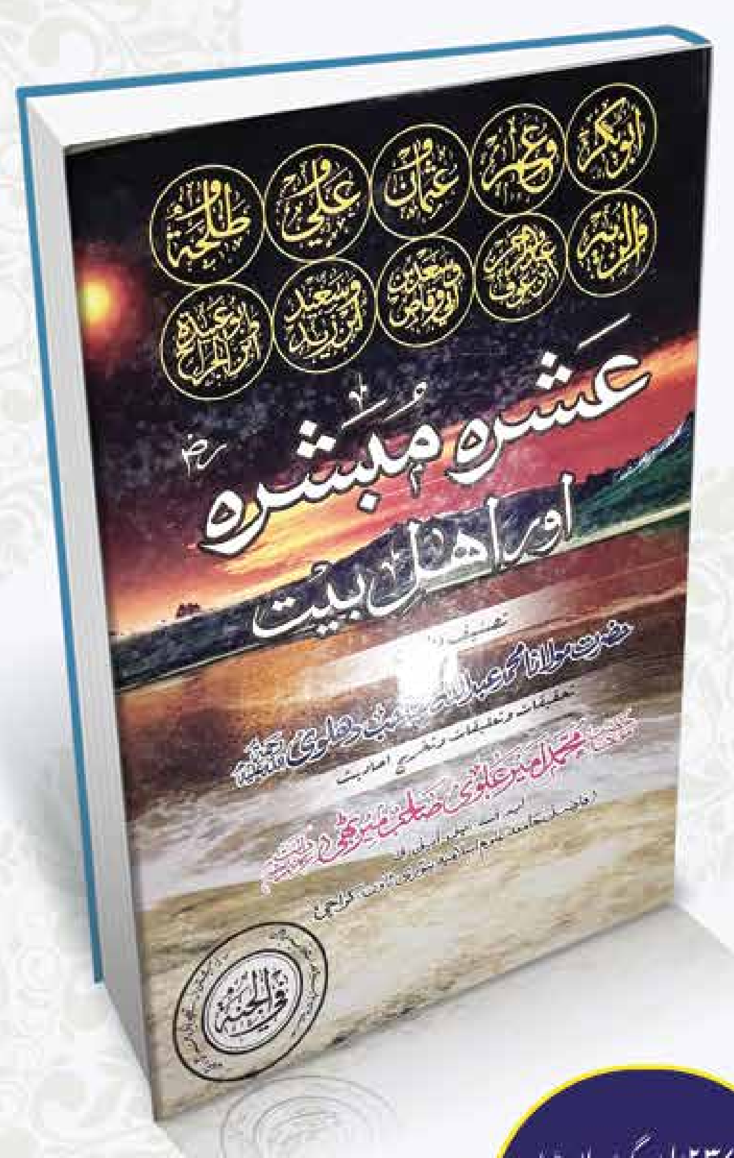
أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (تین مرتبہ)

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ (تین مرتبہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. (تین مرتبہ)

فائدہ:

یہ سنت رقیہ جو نقل کیا گیا ہے یہ لبنان کے ایک بزرگ نے حضرت ڈاکٹر امجد صاحب زید مجدہ بن چودھری محمد علی (سابق وزیر اعظم) کو دیا اور ان پر پڑھ کر دم بھی کیا جس سے ان کی طبیعت بحال ہوگئی، ڈاکٹر امجد صاحب زید مجدہ فرماتے ہیں کہ یہ ''رقیہ'' لے کر میں گھر گیا اور اپنی اہلیہ پر دم کیا تو اللہ تعالی نے انہیں ''انجائنا'' سے نجات دی۔ اس ''رقیہ'' کی عام اجازت ہے۔ مگر جنات کے مریض پر دم نہ کرنا چاہئے۔


عشرہ مبشرہ
اور اہل بیت